سوال

(289) عدت کہاں گزارے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص اپنی بیوی کو ایسے آشیانہ میں چھوڑ کر سفر آخرت پر روانہ ہوا جہاں عزت و آبرو اور جانی تحفظ نہیں ہے۔ اس کا ذاتی مکان یا ترکہ بھی نہیں، کیا اس کی بیوی اس پر وحشت ماحول اور اجنبی گردوپیش میں عدت کے ایام گزارے یا اپنے والدین کے ہاں عدت گزارنے کی اجازت ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے، حدیث کی روشنی میں اسے درج ذیل امور کی پابندی کرنا ضروری ہے:

جس گھر میں خاوند کی وفات کے وقت رہائش پذیر ہو وہیں چار ماہ دس دن گزارنا یا حمل کی صورت میں وضع حمل تک وہاں رہنا ضروری ہے۔ اس گھر سے بلاوجہ باہر رہنا جائز نہیں ہے۔

اسے خوبصورت لباس پہننے کی بھی اجازت نہیں ہے بلکہ سادہ لباس زیب تن کر کے یہ دن گزارے جائیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

دوران عدت سونے چاندی اور ہیرے جواہرات وغیرہ کے زیورات بھی نہیں پہننا چاہییے، یعنی ہار، کنگن اور انگوٹھی وغیرہ انہیں زیورات میں شامل کیا جاتا ہے لہٰذا ان کے استعمال سے اجتناب کرے۔

خوشبو اور دیگر عطریات کے استعمال سے بھی پرہیز کرے لیکن حیض سے فراغت کے بعد بو دور کرنے کے لئے خوشبو وغیرہ استعمال کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے۔

سرمہ اور پاؤڈر وغیرہ جو کہ چہرے کی زیبائش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، انہیں بھی استعمال نہ کیا جائے، البتہ غسل کرتے وقت صابن استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کے علاوہ کچھ پابندیاں خود ساختہ ہیں، مثلاً: کسی سے بات چیت نہ کرنا، ہفتہ میں صرف ایک بار غسل کرنا، گھر میں ننگے پاؤں چلنا یہ سب خرافات ہیں۔ اگر حالات سازگار ہوں تو بیوہ کا اس مکان میں عدت کے ایام پورا کرنا ضروری ہے، خواہ وہ اس کی ملکیت نہ ہو، جیسا کہ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اس کا خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے میکے جانے کے متعلق دریافت کیا کیونکہ میرے خاوند نے اپنا ذاتی مکان یا نفقہ نہیں چھوڑا تھا۔ آپ نے اجازت دیدی۔ جب واپس جانے لگی تو آپ نے مجھے آواز دی اور فرمایا: ''تم اپنے پہلے مکان میں ہی رہو حتی کہ تمہاری عدت پوری ہو جائے۔'' چنانچہ میں نے عدت کے

ایام اسی سابقہ مکان میں ہی بسر کئے۔ [ابوداؤد، طلاق: ۲۳۰۰]

اس حدیث کی روشنی میں بیوہ کواپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارنی چاہیے لیکن بعض اوقات عدت گزارنے والی عورت میں یااس گھر کے متعلق کوئی اضطراری حالت پیداہوجاتی ہے: مثلاً: جان ومال کاخوف، عزت وآبرو کاڈر، مکان کاانہدام، گردوپیش میں فاسق، فاجرلوگوں کارہنا جہاں اس کی جان، عزت، آبرو کوخطرہ لاحق ہوتوایسے حالات میں وہاں سے منتقل ہوناجائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ دوسری رہائش میں منتقل ہوکروہ ان احکام کی پابندی کرے جن کا ذکرپہلے ہوچکا ہے۔

صورت مسئولہ میں اگرواقعی ایسے ہی حالات ہیں، جیساکہ ذکرکیاگیا ہے تو بیوہ کواپنے والدین کے ہاں ایام عدت گزارنے کی اجازت ہے۔ ارشادباری تعالیٰ ہے: ''اللہ کسی کوطاقت سے بڑھ کرزیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے''۔ [۲/بقرہ :۲۸۶]

ایسے حالات میں بیوہ کااپنے خاوند کے گھر قیام رکھنااسے مشقت میں ڈالنا ہے،تاہم بہتر ہے کہ اس کی والدہ یابھائی یاکوئی اور محرم بیوہ کے ساتھ خاوند کے گھر میں رہائش رکھ لےتاکہ نصوص کی خلاف ورزی نہ ہواگرایساممکن نہ ہوتواسے وہاں سےاپنے میکے منتقل ہونے پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ محقق ابن قدامہ نے اس موضوع پر تفصیل سے لکھا ہے۔ [مغنی ابن قدامہ ۱۱/۲۹۲]

عرب شیوخ نے بھی ایسے حالات میں بیوہ کواپنے خاوند کے گھر سے باہر عدت کے ایام پورے کرنے کی اجازت دی ہے۔ (فتاویٰ نکاح وطلاق،۳۷۴)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:304